ہفتہ وار رسالہ: 411
WEEKLY BOOKLET:411

شانِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

مع عاشورا کے فضائل

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے 2 بیانات کا مجموعہ

صفحات:16





- شفقتِ مصطفٰے مرحبا! مرحبا! 03
- عاشورا کا دن کیسے گزاریں۔۔۔؟ 09
- نواسۂ رسول کی عبادات 06
- خیراتِ عاشورا کی برکات 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شانِ حسنینِ کریمین (رضی اللہ عنہما) مع عاشورا کے فضائل (1)

دعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ ”شانِ حَسَنینِ کریمین مع عاشورا کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے اُسے عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت بنا اور ماں باپ اور خاندان سمیت اُسے بے حساب جنّت الفردوس میں داخلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف نہ پڑھنے کا وبال

حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذِکر ہوا، پھر اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (ترمذی، 5/321، حدیث: 3557)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شانِ حضرتِ امام حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ

مشہور صحابیِ رسول حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں جب (نواسۂ رسول حضرتِ امام) حسن رضی اللہُ عنہ کو دیکھتا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے، مجھے مسجد میں دیکھا، میرا ہاتھ پکڑا، میں ساتھ چل پڑا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ ہم بَنُو قَینُقَاع کے

(1) ...6 اور 10 محرم شریف 1445 ہجری مطابق 24 اور 28 جولائی 2023 کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی پاکستان میں مدنی مذاکرے سے پہلے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت کے درمیان ہونے والے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے 2 بیانات کا تحریری گلدستہ مع ضروری ترمیم واضافہ۔

بازار میں داخل ہوئے اور پھر ہم وہاں سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چھوٹا بچہ کہاں ہے، اسے میرے پاس لاؤ!'' حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا (امام) حسن رضی اللہُ عنہ آئے اور پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رحمت بھری گود میں بیٹھ گئے، سلطانِ دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی زَبان مبارک ان کے مبارک منہ میں ڈال دی اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اے اللہ پاک! میں اسے محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب (یعنی پیارا) رکھ اور جو اس سے مَحبّت کرتا ہو اسے بھی محبوب (یعنی پیارا) رکھ۔'' (الادب المفرد، ص304، حدیث 1183 ملتقطاً)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں　　کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش، ص77)

الفاظ معانی: **خنداں**: ہنستا ہوا، مسکراتا ہوا۔ **مثالِ گُل**: پھول کی طرح۔

یعنی یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کو ان دو پھولوں کا واسطہ دیتا ہوں جن کو آپ نے اپنے دو پھول کہا، قیامت کے دن جب احمد رضا اُٹھے تو اس وقت یہ پھول کی طرح مسکرا رہا ہو۔

کاش! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کے صدقے ہمارے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔ ہم حَسَنَینِ کریمین (رضی اللہُ عنہما)، اعلیٰ حضرت اور تمام اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے در کے فقیر ہیں، اللہ پاک ہمیں ان کا ہی فقیر رکھے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دونوں کو فرمایا کہ یہ دونوں میرے پھول ہیں۔ (بخاری، 2/547، حدیث: 3753) تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنے مَقْطَع (کلام کا سب سے آخری شعر جس میں شاعر اپنا تَخَلُّص ذِکر کرے) میں استعمال فرمایا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شہزادۂ عالی وقار کی ولادت شریف (Blessed Birth)

حضرتِ امامِ عالی مَقام، امامِ ہُمام، امامِ عرش مَقام ابو محمد حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی ولادتِ باسعادت 15 رَمضانُ المبارَک 3 ہجری میں ہوئی۔ (الطبقات الکبیر لابن سعد، 6/352) آپ رضی اللہُ عنہ کا مبارک نام: حسن، کُنیت: ابو محمد اور اَلقاب (یعنی Titles): تَقِی، سَیِّد، سِبطِ رسول اللہ اور سِبطِ اکبر ہے، آپ کو رَیحانَۃُ الرَّسُول (یعنی رسول اللہ کے پھول) بھی کہتے ہیں۔

ہم شکلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

خادمِ نبی حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ (امام) حسن (رضی اللہُ عنہ) سے بڑھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مِلتا جُلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔

(بخاری، 2/547، حدیث: 3752)

شفقتِ مصطفےٰ مرحبا! مرحبا!

اے عاشقانِ صحابہ و مصطفےٰ! نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، ہمارے آقا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کو کبھی آغوشِ شفقت (یعنی مبارک گود) میں اُٹھائے تو کبھی دوشِ اَقدس (یعنی مبارک کندھوں) پر سُوار کئے ہوئے گھر سے باہر تشریف لاتے، کبھی آپ رضی اللہُ عنہ کو دیکھنے اور پیار کرنے کے لئے سَیِّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہُ عنہا کے گھر پر تشریف لے جاتے۔ حضرتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بے حد مانُوس ہو (یعنی ہِل مِل) گئے تھے کہ کبھی نماز کی حالت میں مبارک پیٹھ پر سُوار ہو جاتے۔

کیا بات رضاؔ اُس چَمَنِستانِ کرم کی زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حَسَن پھول

(حدائقِ بخشش، ص79)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ سے مَحبّت

صحابیِ رسول حضرتِ بَراء بن عازِب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (امام) حسن بن علی (رضی اللہُ عنہما) کو کندھے پر اُٹھائے ہوئے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ یعنی اے اللہ پاک! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ (ترمذی، 5/432، حدیث: 3808)

راکبِ دوشِ شہنشاہِ اُمَم — فاطمہ کے لال حیدر کے پِسَر!
یاحَسَن اِبنِ علی! کر دو کرم! — اپنی اُلفَت دو مجھے دو اپنا غَم

(وسائلِ فردوس، ص37)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

راہِ خدا میں صدقہ و خیرات

نواسۂ رسول، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے مکانِ عالی شان پر ایک فقیر مدینۂ پاک کی گلیوں سے ہوتا ہوا حاضر ہوا، دَروازے پر دستک دی اور اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یوں ہے: جس نے آپ سے اُمّید رکھی اور جس نے آپ کے دَروازے پر دستک دی (یعنی Knock کیا) وہ کبھی نااُمید نہیں ہوا، آپ صاحبِ جُود و کرم بلکہ جُود و سَخا کے چشمے ہیں۔ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ گھر میں نماز پڑھ رہے تھے، نماز ادا کر کے دَروازے پر تشریف لائے تو دیکھا سامنے ایک دیہاتی کھڑا ہے جس کی شکل و صورت غُربت اور بھوک کا اِعلان کر رہی تھی، حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے اپنے غلام "قَنْبَر" رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: ہمارے خرچ میں سے کتنا مال بچا ہوا ہے؟ عرض کی: دو سو دِرہم ہیں جو آپ کے حکم کے مطابق آپ کے اہلِ خانہ پر خرچ کرنے ہیں۔ فرمایا: جاؤ سب لے آؤ کیونکہ وہ شخص آیا ہے جو فِی الحال میرے گھر والوں سے زیادہ اِن دِرہموں کا ضرورت مند ہے۔

چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہ نے وہ درہم اُس فقیر کو عطا فرما دیئے اور فرمایا: یہ لے لو اور اِن کے کم ہونے پر میں تم سے معافی چاہتا ہوں کیونکہ ہمیں ہر حال میں مہربانی کرنے کا حکم ہے، یہ کم ہیں اگر زیادہ ہوتے تو وہ بھی تمہیں دے دیتا۔ فقیر نے درہم لئے اور آپ کو دُعائیں دیتا ہوا خوشی خوشی رُخصت ہو گیا۔ (ابنِ عساکر، 14/185 ملخصًا)

دے علی اصغر کا صدقہ سرورا　　پیکرِ جود و سخا فریاد ہے
مُفلِس و ناچار و خَستہ حال ہوں　　مَخزَنِ جُود و عطا فریاد ہے

(وسائلِ بخشش، ص587)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ امامِ عالی مقام امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کی سخاوت۔ آپ رضی اللہُ عنہ کا سارا گھرانہ ہی سخی ہے۔ ان کے نانا جان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لب پر "لا (یعنی نہ)" نہیں تھا، جو مانگا جاتا وہ عطا کر دیتے، "نہ" نہیں فرماتے تھے۔ جس کو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے شعر میں یوں نظم کیا:

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بَطحا تیرا　　نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص15)

یعنی جو بھی مانگنے کیلئے آئے تو اسے یہ نہیں فرماتے کہ "نہیں" بلکہ جو بھی ہو اعطا فرما دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دوسرے شہزادے کا تعارف

سُلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہدا، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہمام، امامِ تِشنہ کام، نواسۂ شاہِ خیر الانام حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کا مبارک نام حسین، کنیت: ابو عبد اللہ اور القاب (یعنی Titles): سبطِ رسول اللہ اور رَیحانَۃُ الرَّسُول (یعنی رسولِ پاک کے پھول) ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہ کی ولادتِ باسعادت (یعنی Blessed Birth) ہجرت کے چوتھے سال (4th year)، 5 (Five)

شعبان شریف کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ حضور پُر نور، سَیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کا نام مبارک "حُسین" اور "شُبیر" رکھا اور آپ کو اپنا بیٹا فرمایا۔(اسد الغابہ،2/25-26ملتقطاً)

گُھٹّی، اَذان اور عقیقہ

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے پیارے پیارے نواسے حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے سیدھے (Right) کان میں اَذان دی، بائیں (Left) کان میں تکبیر پڑھی، اپنے مبارک منہ سے گُھٹّی عطا فرماتے ہوئے دُعاؤں سے نوازا۔(اسد الغابۃ،2/25ملخصًا)

ہمارے ہاں لوگ بچے کا نام رکھنے میں جلدی مچاتے ہیں جبکہ مُستَحَب ہے کہ بچے کا نام ساتویں دن رکھا جائے اور ساتویں دن عقیقہ بھی کیا جائے۔

نواسۂ رسول کی عبادات

اے عاشقانِ امامِ حسین! ہمارے آقا و مولیٰ، شہیدِ کربلا حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ بہت بڑے عابد و زاہد اور ساجد و سجاد بھی تھے چنانچہ شبِ عاشورا (یعنی دس محرم کی رات) امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے حضرتِ عباس عَلَم دار رضی اللہُ عنہ (جو کہ آپ کے بھائی تھے) کو ارشاد فرمایا: کسی طرح یہ لڑائی کل تک مُؤَخَّر ہو جائے (یعنی کل تک لیٹ ہو جائے) اور آج کی رات ہمیں اللہ پاک کی عبادت کے لئے مِل جائے، اللہ پاک خوب جانتا ہے کہ مجھے نماز، تلاوتِ قرآن، کثرت کے ساتھ (یعنی بہت زیادہ) دُعا مانگنا اور اِستِغفار کرنا بہت پسند ہے۔(الکامل فی التاریخ،3/415)

اَللّٰہُ اَکْبَر! ہم مُحِبّانِ صحابہ و اہلِ بیت اور خصوصاً مُحِبّانِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے لئے قابلِ غور بات ہے کہ ہم سے فجر میں نہیں اُٹھا جاتا اور ہمارے امام کے سامنے دشمنوں کا لشکرِ اَشرار

موجود ہے جو خون کا پیاسا ہے، پانی نہیں مل رہا، بھوک و پیاس کے عالَم میں نماز کا کیسا شوق ہے؟ چاہ رہے ہیں کہ ایک رات اور مِل جائے تا کہ اپنے رب کی عبادت کر لیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مَحبّت اطاعت کرواتی ہے۔ کاش! ہمیں سچی محبت مل جائے کہ ہم اطاعت بھی کریں ان کی پیروی بھی کریں۔ امام حسین رضی اللہُ عنہ بہت نیک پرہیز گار اور سجدہ گُزار تھے۔ ان کی امی جان بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا بھی بڑی عبادت گزار تھیں یہ سارے کا سارا گھرانہ ہمارے لئے سرمایۂ اِفتخار ہے۔ ہم ان کی عبادات کا صدقہ مانگتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں بھی امامِ عالی مقام رضی اللہُ عنہ کی عبادت کا صدقہ نصیب کرے کہ ہمارا بھی نمازوں میں، تلاوت میں ذکر و اذکار اور درود و سلام میں دل لگ جائے۔

غور فرمایئے! دس محرم کی رات امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کی ظاہری زندگی مبارک کی آخری رات تھی مگر اللہ رَبُّ العِزَّت کی عبادت کا ذوق و شوق کہ عین شہادت کے وقت بھی آپ رضی اللہُ عنہ بارگاہِ الٰہی میں سجدے کی حالت میں تھے۔ کاش! ہم بھی عبادات کریں، شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے راہِ خدا میں سفر کریں، خوب سنتیں سیکھیں اور سکھائیں۔ کاش! کاش! کاش! ہم غلامانِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ بھی امام حسین رضی اللہُ عنہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عبادتوں اور ریاضتوں میں اپنی زندگی کے شب و روز گُزاریں۔ یاد رہے! حدیثِ پاک میں ہے: بندہ اُسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہو گا۔ (بخاری، 4/147، حدیث: 6169) اگر ہم زَبان سے امامِ حسین رضی اللہُ عنہ سے محبت کے دعوے کرتے رہیں مگر آپ کی مبارک سیرت کو نہ اپنائیں تو پھر ہماری محبت کو چیلنج ہو سکتا ہے تاہم جس سے محبت کرتے ہیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنا محبت کا اعلیٰ درجہ ہے۔ حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے اپنے مُبارک چہرے پر اپنے

نانا جان رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنّت داڑھی شریف سجائی ہوئی تھی، آپ کے والدِ محترم مولا علی مشکل کُشا رضی اللہُ عنہ کی بھی گھنی (یعنی بھری ہوئی) داڑھی شریف تھی۔ اب ہم غور کریں کہ ہم کیسے مُحِبّانِ اہلِ بیت اور مُحِبّانِ حَسَنین (یعنی امامِ حسن اور امامِ حسین رضی اللہُ عنہما کے چاہنے والے) ہیں کہ حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے اپنی مبارک زندگی کی آخری نَمازِ فجر اپنے خیمے میں باجماعت ادا فرمائی جبکہ دُشمن چاروں طرف سے تلواریں چمکا رہے تھے اور نیزے اور ڈھالیں تانے ہوئے تھے، اہلِ بیتِ اَطْہار علیہمُ الرِّضوان کی اَصل محبت اِن کی پیروی کرنے میں ہے، امامِ عالی مقام امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کی مبارک زندگی سے ہمیں یہ دَرس ملتا ہے کہ ہمیں بھی پانچوں نَمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں اور وقت آنے پر دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہُ عنہم کی سچی پکی حقیقی محبّت نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دین کی خدمت کا جذبہ دیجئے صدقہ نانا جان کا فریاد ہے
سنّتوں کی ہر طرف آئے بہار صدقہ میرے غوث کا فریاد ہے
یاشہیدِ کربلا فریاد ہے نورِ عَینِ فاطمہ فریاد ہے

(وسائلِ بخشش، ص586، 588)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

محبّتِ اہلِ بیت

اللہ پاک ہمیں اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی مَحبّت سے مالا مال رکھے، ان کا عشق رات دن ہمیں تڑپائے، ہمارے دلوں میں ان کی مَحبّت بڑھتی چلی جائے کیونکہ صحابہ و اہلِ بیت کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، اس میں کمی نہیں اضافہ ہونا چاہیے۔ جہاں

بھی صحابہ و اہلِ بیتِ کِرام کا معاملہ ہو وہاں ہماری آنکھیں بند ہوں۔ ”اَسی مَنّن والے آں سوچن والے نئیں“ یعنی ہم ماننے والے ہیں سوچنے والے نہیں، ہم ان کے غلام ہیں، غلام آقا پر کیسے انگلی اُٹھا سکتا ہے اور آقا کے بارے میں کیسے غلط سوچ سکتا ہے! آقا، آقا ہیں۔ ہماری سوچ ہماری عقلیں اتنی کہاں ہیں جو آقاؤں کی باتوں کو سمجھ سکیں۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا بول بالے میری سرکاروں کے

(حدائقِ بخشش، ص360)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشورا کے دن کی تاریخ پرانی ہے

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! مُحرّم شریف کی دس تاریخ (یعنی عاشورے کے دن) کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ عاشورے کے دن شہادتِ امام عالی مقام امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے ساتھ ساتھ اس دن کو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی قریش یومِ عاشُورا کا روزہ رکھتے تھے، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی اِس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ (بخاری، 1/656، حدیث:2002) کسی دور میں اسی دن کعبۃُ اللہ شریف کا غلاف تبدیل کیا جاتا تھا۔ (بخاری، 1/536، حدیث:1592) کچھ عرصہ پہلے ذوالحج میں تبدیل ہوتا تھا، آج کل نئے سال کی مناسبت سے غلافِ کعبہ محرّم شریف کی پہلی تاریخ کو تبدیل کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں اصل (یعنی نئے سال کا آغاز) یہی (محرم شریف کی پہلی تاریخ سے) ہے۔ لیکن اب مسلمانوں میں اس کا اتنا شُعُور نہیں ہے۔

عاشورا کا دن کیسے گزاریں۔۔۔؟

حضرتِ امام عبد الرّحمٰن بن علی جَوزی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دس محرم بہت عظمت

والا دن ہے لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے ان موسموں کو غنیمت جانو اور غفلت (Heedlessness) سے بچو۔(التبصرۃ لابنِ جوزی،2/8) تو یہ نیک کام کیجئے: ﴿1﴾ یومِ عاشورا کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرّم شریف کا روزہ بھی ملا لیجئے۔(مسند امام احمد،1/518،حدیث:2154ماخوذاً) ﴿2﴾ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: عاشورا کے دن جو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللہ شریف پوری سورت پڑھے تو اس کی طرف رحمٰن (یعنی اللہ پاک) نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔(النور فی فضائل الایام والشہور،ص124)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شاہ عبدُ العزیز مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہ علیہ کے عاشورا کے معمولات

شاہ ولی اللہ مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرزند شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ کے گھر سال میں دو محفلیں ہوا کرتی تھیں: ﴿1﴾ محفلِ میلاد ﴿2﴾ محفلِ شہادتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ۔ دوسری محفل کا ذکر کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں: یہ محفل بروز عاشورا یا اُس سے ایک دن قبل ہوتی (اس میں) چار، پانچ سو اور کبھی ایک ہزار تک بھی افراد جمع ہو جاتے اور سب مل کر دُرود شریف پڑھتے۔ اُس کے بعد حضرتِ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ، حضرت امام حسن و حسین (رضی اللہُ عنہما) کے حدیثِ پاک میں آنے والے فضائل بیان کرتے۔ پھر ختمِ قرآنِ کریم کیا جاتا اور پنج آیہ (پانچ آیتیں) (ہمارے یہاں آج بھی لوگ جب فاتحہ دیتے ہیں تو یہ پانچ آیتیں پڑھتے ہیں) پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود ہوتی ہے اُس پر فاتحہ دی جاتی۔ شاہ عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ عاشورے کا دن بھی مناتے اور ایصال ثواب و نیاز وغیرہ بھی کرتے تھے۔(فتاویٰ عزیزی،1/104بتغیرٍ قلیلٍ)

عاشورا کے دن کا روزہ

عاشورے کا روزہ پہلے فرض تھا پھر رمضان کے روزے سے اس کی فرضیت منسوخ (یعنی Cancel) ہو گئی۔(مراٰۃ المناجیح،3/180)

اب عاشورا کا روزہ رکھنا فرض نہیں مگر اِس دن کا روزہ رکھنے والے کے لئے بڑا ثواب ہے۔اس سلسلے میں دو فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سنئے:

2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص454، حدیث:2746ملتقطاً)(نبی کا گمان یقین کے درجے میں ہوتا ہے)(نزہۃ القاری،1/675)

﴿2﴾ عاشورا کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔(مسند امام احمد،8/381، حدیث:22679)

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو۔(مسند امام احمد،1/518، حدیث:2154)

یہاں مخالفت سے مراد یہ ہے کہ عاشورا کے دن سے پہلے یا بعد میں ایک دن کا روزہ رکھو کہ عاشورا کی دس تاریخ کو یہ لوگ روزہ رکھتے ہیں تو ہم ان سے الگ ہو جائیں کہ ہم دو دن کا روزہ رکھیں پہلے یا بعد میں یعنی نو دس کا رکھیں یا دس گیارہ کا رکھیں یوں ان کی مُخالفت کریں تو ان سے ہمارا انداز تبدیل ہو جائے، بہتر یہی ہے کہ نو دس کا یا دس گیارہ محرم کا روزہ رکھا جائے۔

ظاہری طور پر دورِ نبوی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عاشورا کا روزہ

حضرت رُبَیِّع بنتِ مُعَوِّذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عاشورا

کے دن انصار کی آبادیوں میں خبر بھیجی جس نے صبح اس حال میں کی ہے کہ وہ روزہ دار نہیں تو بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہے اور جس نے صبح اس حال میں کی ہے کہ وہ روزہ دار ہے تو وہ روزے سے رہے، اِس کے بعد ہم عاشورا کا روزہ رکھتے تھے اور بچوں سے رکھواتے تھے اور اُن کیلئے اُون کا کھلونا بنادیتے جب کوئی کھانے کیلئے روتا تو وہ کھلونا اُسے دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔ (بخاری، 1/645، حدیث:1960)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! حضرت رُبَیِّع بنتِ مُعَوِّذ رضی اللہُ عنہا وہ مبارک صحابیہ ہیں جن کے ابو جان حضرت معوذ رضی اللہُ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہُ عنہ کے ساتھ مل کر اپنی چھوٹی سی عمر میں بہت بڑے دشمنِ خدا و مصطفےٰ، ابو جہل کو واصلِ جہنّم (یعنی قتل) کیا تھا جس نے مسلمانوں کو تنگ کر رکھا تھا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں جب اس کی موت کی خبر آئی تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

اوپر بیان کی گئی بخاری شریف کی حدیثِ پاک سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے عاشورا کا روزہ فرض تھا۔

بچوں کو بھی بچپن سے اچھی عادات سکھائیں

"شرح اِبنِ بَطّال" میں ہے: علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عبادت و فرائض بالغ ہونے پر ہی لازم ہوتی ہیں مگر کئی علمائے کرام اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے، اُنہیں عبادات و روزے کی برکتیں حاصل کروانے کے لئے یہ عبادتیں کروائی جائیں تاکہ اُن کی عادت بنے اور بالغ ہو جانے کے بعد ان کے لئے یہ عبادتیں کرنا آسان ہو۔ (شرح ابنِ بطال، 4/107) یاد رکھیں اگر ہم بچوں کو نفل روزہ رکھواتے بلکہ فرض روزہ بھی رکھواتے ہیں اور بچہ کھانا مانگتا اور روتا دھوتا ہے تو اسے کھانا کھلانا ہو گا،

یہ عمل حدیث میں بیان ہوا ہے۔ اور اس لیے بھی کہ اس پر روزہ فرض ہی نہیں۔ اسی طرح مُحرّم شریف کا روزہ بھی بچوں کو مار دھاڑ کر کے زبردستی نہیں رکھوا سکتے، ہاں ان کو شفقت سے، پیار سے، تحفے کا سچا وعدہ کر کے مثلاً آپ روزہ رکھیں گے تو آج ہم آپ کو یہ ڈش کھلائیں گے یا آپ کو فلاں کھلونا لا کے دیں گے اگر سو فیصد (Hundred percent) سچی نیت ہو کہ آپ کھلونا لا کر دیں گے یا جو ڈش آپ کہہ رہے ہیں بنا کر دینی ہے تو کہنے میں حرج نہیں، اور یوں اِن شاءَ اللہُ الکریم اس کا ذہن بنے گا اور وہ روزہ رکھ لے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشورا کا روزہ مغفرت کا سبب بن گیا

عاشورے کے روزے کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ ایک عالم صاحب کو خواب میں دیکھا گیا، دیکھنے والے نے پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگے: 60 سال تک عاشورا کا روزہ رکھنے کی برکت سے میری مغفرت کر دی گئی۔ (لطائف المعارف، ص57)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس دور میں بھی ایسے کئی لوگ ملیں گے جو برسوں سے عاشورا کا روزہ رکھتے ہوئے آرہے ہیں، میں اپنا بتاؤں تو نجانے کب سے میں عاشورے کے روزے سے مشرّف ہو رہا ہوں، جب سے ہوش سنبھالا ہے شاید مجھے بھی ساٹھ سال ہو گئے ہوں۔ دعوتِ اسلامی کے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عاشورا کا روزہ رکھتے ہوں گے، جو دعوتِ اسلامی میں نہیں ہیں ان مسلمانوں کی بھی ایک بہت بڑی تعداد عاشورا کا روزہ رکھتی ہوگی۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں عاشورا کا روزہ رکھنے کی باقاعدہ ترغیب دلائی جاتی ہے اور فیضانِ مدینہ میں سحری کا انتظام بھی ہوتا ہے یہ بہت بڑی فضیلت والا دن ہے اگر مجبوری نہ ہو تو اس کا

روزہ چھوڑنا نہیں چاہیے۔

خیراتِ عاشورا کی برکات

عاشُورا (یعنی دس محرّم شریف) کے روز ملکِ ''رَے'' (رے کو آج کل تہران کہتے ہیں یہ ایران کا دارالحکومت (Capital) ہے) میں قاضی کے پاس ایک فقیر (Poor man یعنی غریب آدمی) آکر عرض گزار ہوا: میں ایک بہت غریب اور عیال دار یعنی بال بچوں والا آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشُورا کا واسطہ دیتا ہوں! میرے لئے دس کلو آٹا، پانچ کلو گوشت اور دو دِرہم کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی (Judge) نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر یعنی وہ غریب آدمی وقتِ مقرّرہ پر آیا تو اس کو کہا عصر میں آنا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی قاضی نے کچھ نہ دیا، خالی ہاتھ ہی ٹرخا دیا۔ اس غریب آدمی کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک غیر مسلم کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدّس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ فقیر نے کہا: عاشورا اور عاشورا کے کچھ فضائل بیان کیے جسے سُن کر اُس نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا ہے، اپنی ضرورت بیان کیجئے! غریب آدمی نے اپنی ضرورت بیان کر دی۔ اُس شخص نے دس بوری گندم، سو سیر گوشت اور بیس دِرہم پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اَہل و عِیال کیلئے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت و عظمت کے واسطے مقرّر ہے یعنی یہ ہر مہینے دیا کروں گا۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: نظر اٹھا کر دیکھ! جب نظر اٹھائی تو دو عالیشان محل (Luxurious palace) نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں (Gold bricks) کا اور دوسرا سرخ یاقوت یعنی لال موتی کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کِس کے ہیں؟ جواب ملا: اگر تم اس غریب سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے مگر چونکہ تم

نے اُسے (خالی ہاتھ) لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں غیر مسلم کے لئے ہیں۔ قاضی صاحب کی آنکھ کھلی تو بڑے پریشان ہوئے۔ صبح ہوئی تو ڈھونڈتے ہوئے اس غیر مسلم کے پاس پہنچے اور اس سے پوچھا: کل تم نے کونسی ''نیکی'' کی ہے؟ اس نے پوچھا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ قاضی نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی ''نیکی'' مجھے بیچ دو۔ اُس غیر مسلم نے کہا: میں روئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ ربُّ العزّت کی رحمت وعنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (روض الریاحین، ص275)(محرم کے فضائل، ص1)

اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پتا چلا! عاشورا کے دن راہِ خدا میں خرچ کرنا بڑی فضیلت کا کام ہے کہ مسلمان قاضی نے اس غریب کو صرف دھکے کھلائے کہ ظہر میں آؤ، عصر کے بعد آؤ، پھر بھی اس کو کچھ دیا نہیں اور ٹال دیا تو اس کا دل ٹوٹ گیا، اب وہ ناچار غیر مسلم کے پاس پہنچا، اس غیر مسلم نے مانگنے سے زیادہ دے دیا اور اس طرح اس کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی۔

عاشُورا کی رات راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ بھی کیا جائے اور یہ دن، رات نیکیوں میں بسر کیے جائیں، مثلاً فیضانِ مدینہ میں گزاریں، آپ اِدھر اُدھر جائیں گے تو آپ کو گناہوں بھرا ماحول ملے گا، عجیب قسم کے لوگ گلے میں ڈھول ڈال کر بَجاتے، اچھل کود کرتے اور خوب ہَلّا گُلّہ کرتے ہیں۔ یوں کہیے چاروں طرف فِسق وفُجُور یعنی گناہوں بھرا مجمع ہوتا ہے، اگر سیر و تفریح کی نیت تھی تو اپنی نیت کی اصلاح کر لیں میں آپ کے فائدے کیلئے کہہ رہا ہوں، باہر جا کر

گناہوں کے بغیر پلٹنا مشکل ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو محفوظ رکھے اور جو ہمارے مسلمان بھائی ان گناہوں میں پڑتے ہیں ان کو بھی سچی توبہ نصیب فرمائے اور سب مسجدوں میں آئیں اللہ پاک کی عبادت کریں، یہ ایمان افروز برکت والا دن ہے، اس دن اللہ پاک کی عبادت کریں گے تو اللہ پاک راضی ہو کر ہو سکتا ہے ہماری مغفرت کر دے، ہمیں جنت کی نعمتیں نصیب کر دے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

شانِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	01	محبتِ اہلِ بیت	08
شہزادۂ عالی وقار کی ولادت شریف	03	عاشورا کے دن کی تاریخ	09
ہم شکلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	03	عاشورا کا دن کیسے گزاریں۔۔۔؟	09
شفقتِ مصطفےٰ مرحبا! مرحبا!	03	شاہ عبد العزیز مُحدّثِ دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ کے عاشورا کے معمولات	10
حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مَحبّت	04	عاشورا کے دن کا روزہ	11
راہِ خدا میں صدقہ و خیرات	04	2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	11
دوسرے شہزادے کا تعارف	05	ظاہری طور پر دورِ نبوی میں عاشورا کا روزہ	11
گُھٹّی، اَذان اور عقیقہ	06	بچوں کو بھی بچپن سے اچھی عادات سکھائیں	12
نواسۂ رسول کی عبادات	06	خیراتِ عاشورا کی برکات	14

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ/خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عُبید رضا مدنی مدظلہ الاعلیٰ کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءاللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت/خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net یا Read and listen Islamic book ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-830-0
01082571

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net